78578 ـ امام افطاری گھر کرنے کے لیے نماز مغرب مسجد میں ادا نہیں کرتا !

سوال

ہم ایسے علاقہ میں ہیں جہاں امام مغرب کی نماز نہیں پڑھاتا، کیونکہ وہ افطاری کے لیے گھر چلا جاتا ہے، چنانچہ اس کا حکم کیا ہے، کہیں ہم گنہگار تو نہیں ہو رہے ؟
یا پھر ہم گھر میں نماز کریں تو ہماری جماعت شمار ہو گی ؟

پسندیدہ جواب

الحمد للہ.

اول:

مسلمان شخص پر واجب ہے کہ وہ اللہ تعالی کا تقوی اختیار کرتے ہوئے نماز پنجگانہ باجماعت مسجد میں ادا کرے، لیکن اگر سویا ہوا یا پھر مرض وغیرہ کی بنا پر معذور ہو.

آپ مزید تفصیل دیکھنے کے لیے سوال نمبر (8918) کے جواب کا مطالعہ کریں.

اور خاص کر رمضان المبارك میں عام مسلمانوں میں مغرب کی نماز میں کوتاہی بڑھ جاتی ہے، امام کو چاہیے کہ وہ نماز کے وقت نمازیوں سے پہلے حاضر ہو، یہ جماعت کے وجوب کے علاوہ اور سبب کی بنا پر ہے، وہ ہے کہ اسے اس امانت کی ادائیگی کرنی چاہیے جو اس کے ذمہ لگائی گئی ہے، یا پھر وہ ڈیوٹی جو اس کے ذمہ لگائی گئی ہے اسے پورا کرے.

اگر یہ امام مغرب کی نماز مسجد میں ادا کرنے میں کوتاہی برتتا ہے تو اس کا یہ معنی نہیں کہ آپ لوگ گنہگار ہو رہے ہیں، یا پھر آپ کے لیے مسجد چھوڑ کر گھروں میں نماز ادا کرنا جائز ہو جاتا ہے، بلکہ آپ پر نماز باجماعت مسجد میں ادا کرنا واجب ہے، چاہے امام نہ بھی آئے.

کیونکہ ہر انسان کا حساب اس کے اعمال کے مطابق ہوگا، اگر وہ غلطی کرتا ہے تو آپ اچھا عمل کریں، اور برائی سے اجتناب کریں، تا کہ اسلام کے اس شعار کی حفاظت ہو جو دین اسلام کا ایك رکن ہے.

ابن مسعود رضی اللہ تعالی کہتے ہیں:

(جسے یہ بات اچھی لگتی ہے کہ وہ کل اللہ تعالی کو مسلمان ہو کر ملے تو اسے یہ نمازیں وہاں ادا کرنے کا التزام

کرنا چاہیے جہاں اذان ہوتی ہے، کیونکہ اللہ سبحانہ وتعالی نے تمہاری نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے سنن الھدی مشروع کیں، اور یہ سنن الھدی میں سے ہیں، اگر اپنے گھر میں پیچھے رہنے والے شخص کی طرح تم بھی اپنے گھروں میں نماز ادا کرو تو تم نے اپنے نبی کی سنت کو ترک کر دیا، اور اگر تم اپنے نبی کی سنت ترک کرو گے تو تم گمراہ ہو جاؤ گے، جو شخص بھی اچھی طرح وضوء کر کے ان مساجد میں سے کسی ایک مسجد جائے تو ہر قدم کے بدلے اللہ تعالی ایک نیکی لکھتا اور ایک درجہ بلند کرتا، اور اس کی بنا پر ایک برائی کو مٹاتا ہے، ہم نے دیکھا کہ منافق جس کا نفاق معلوم ہوتا وہی اس سے پیچھے رہتا، ایک شخص کو لایا جاتا اور وہ دو آدمیوں کے درمیان سہارا لے کر آتا اور اسے صف میں کھڑا کر دیا جاتا)

صحیح مسلم حدیث نمبر (654).

امام شافعی رحمہ اللہ تعالی کہتے ہیں:

میں نماز باجماعت کے لیے آنے والے کی قدرت رکھنے والے کو رخصت نہیں دیتا، الا یہ کہ کوئی عذر ہو.

دیکھیں: الام (1 / 277).

اور ابن قیم رحمہ اللہ تعالی کہتے ہیں:

سنت نبویہ پر غور کرنے والا جب حقیقی غور کرے تو اسے یہ ظاہر ہو گا کہ مساجد میں نماز باجماعت کی ادائیگی فرض عین ہے، مگر کسی عذر کی بنا پر جمعہ اور نماز باجماعت ترک کرنا جائز ہے، چنانچہ بغیر کسی عذر کے مسجد میں نہ جانا بغیر کسی عذر کے اصل جماعت کو ترک کرنے جیسا ہی ہے، تو اس طرح سب احادیث اور آثار جمع ہو جاتے ہیں.

پھر ابن قیم رحمہ اللہ تعالی کہتے ہیں:

ہم یہ عقیدہ رکھتے ہیں کہ بغیر کسی عذر کے کسی کے لیے بھی مسجد میں نماز باجماعت سے پیچھے رہنا جائز نہیں.

دیکھیں: کتاب الصلاۃ (166).

دوم:

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا طریقہ اور راہنمائی بہترین اور کامل تھا؛ کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم تازہ کھجور کے ساتھ روزہ افطار کرتے، اور اگر تازہ کھجور نہ ملتی تو پھر کھجور کے ساتھ، اور اگر وہ بھی نہ ملتی تو آپ صلی

اللہ علیہ وسلم پانی سے روزہ افطار فرما لیتے، اور پھر نماز مغرب کے لیے کھڑے ہو جاتے.

انس بن مالك رضی اللہ تعالی عنہ بیان کرتے ہیں کہ:

" رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نماز سے قبل چند رطب (تازہ اور آدھی کچی کھجوروں) سے روزہ افطار کرتے، اور اگر رطب نہ ہوتیں تو پھر مکمل پکی ہوئی کھجور کے ساتھ، اور اگر پکی ہوئی کھجوریں بھی نہ ہوتیں تو پانی کے چند گھونٹ پی لیتے "

سنن ترمذی حدیث نمبر (632) علامہ البانی رحمہ اللہ تعالی نے صحیح ترمذی میں اسے صحیح قرار دیا ہے.

یہ امام جو کچھ کر رہا ہے وہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے طریقہ کے خلاف ہے، چنانچہ آپ اسے نصیحت کریں ہو سکتا ہے وہ سیدھی راہ پر واپس پلٹ آئے.

واللہ اعلم .